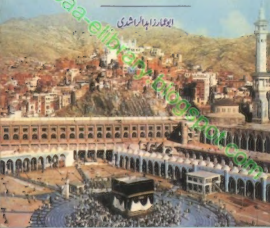


# خُطْبَةُ حُجَّةِ الْوُدَاعِ

اسلامی خطبہات کا عالمی مجموعہ

ابو القاسم زاید الراشدی



toobaa-elibrary.blogspot.com

اشرفیہ لائبریری

Abulhasan Ali Nadwi

# خطبہ حجتہ الوداع

اسلامی تعلیمات کا عالمی منشور

از:

مولانا ابوعمار الزہد الرشیدی

پیشکش: طوبی ریسرچ لائبریری

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)

خطبہ جمعہ النوراع  
اسلامی تعلیمات کا عالمی منشور

ایوٹھارز ایدراشدی

الشریعیہ اکادمی

## جملہ حقوق محفوظ!

(سلسلہ طہارات کا حصہ ۱)

کتاب: خطبہ چودہوارح اسلامی تعلیمات کا عالمی منظر  
مترجم: ایم ایف ایم ایم ایم  
مترجم: ناصر احمد ایم ایم ایم  
ناشر: انشراح اسلامی ہائی کالونی، گلگت وادی، گورنمنٹ  
فون: 055-4271741 / 4000394  
aknash2003@yahoo.com  
اکتوبر ۲۰۰۷ء  
قیمت: ۶۰ روپے

۱۱۱۱۱  
۱۱۱۱۱

- ۷ ایم ایم ایم ایم ایم
- ۹ خطبہ چودہوارح کی روایات محمد رضا خان ناصر
- ۱۱ خطبہ چودہوارح کے موضوع پر سلسلہ محاضرات
- ۱۳ خطبہ چودہوارح کی تعلیمی بنیادیں
- ۱۵ خطبہ چودہوارح کے خطبات
- ۱۷ مومنین کی تعلیم کا اسلامی احکام
- ۱۹ حوالہ چارہائے کاغذ
- ۲۱ مغرب کی روشن خیالی اور اسلام
- ۲۳ حوالہ چارہائے کی طرف دیکھیں
- ۲۵ سوسائٹی کی فلاح و بہبود: عالمی تعلیمات؟
- ۲۷ عالمی تعلیمات کے پاس کیا؟
- ۲۹ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و مافیہا
- ۳۱ مغرب کی تعلیمی فلاح و بہبود
- ۳۳ عالمی تعلیمات کی عالمی صورتحال
- ۳۵ فلاح و بہبود کا احکام
- ۳۷ تعلیم اور اسلامی فلاح کا خاکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

۷۳	عالمی علم کا ادب اور احترام
۷۶	اسلام اور نظام کی قبائلی رسم کا خاتمہ
۷۸	سور کا خاتمہ
۷۹	حاکم و اہل کی شریعتیں
۸۱	شیطان کا مورچہ
۸۲	چاند و مہل کی حرمت
۸۳	حق امت کے ان کی معاشری
۸۵	سورما کی کے کردار و حقوق کے ہمارے میں وصیت
۸۵	حقوں کی حالت زار
۸۷	چاند سے زیادہ بڑا
۸۸	وراثت کے نظام
۹۰	حجرت کی منظوری
۹۱	مغرب میں حکومت کے ساتھ جو کر
۹۳	حجرت کے بارے کا حق
۹۶	سائنس اور نظاموں کے حقوق
۹۷	سائنس کی بات و سروس تک پہنچنا
۹۹	سائنس کے حقوق کا خاتمہ
۱۰۳	سائنس کے لیے سائنس
۱۰۳	سائنس کے لیے سائنس
۱۰۵	سائنس کے بارے میں سائنس
۱۰۷	سائنس کا حق
۱۰۸	سائنس کا گناہ
۱۰۹	سائنس کا گناہ کا گناہ کا گناہ
۱۱	سائنس کے گناہ کا گناہ

۱۱۲	اسلام کے اسلامی حکام
۱۱۳	سج کے ساتھ عمرہ کی احکامات
۱۱۶	قریش کی امتیازی راجت کا خاتمہ
۱۱۸	حکومت کی چالیس
۱۱۸	اسلام کا نظام سیاست
۱۱۹	اسلام کی راست میں سائنس کا کردار
۱۲۱	سائنس کی حرمت
۱۲۲	سائنس کی حرمت
۱۲۳	حجرت کے بارے کا حق
۱۲۵	قرآن و سنت کے ساتھ بے لگب و لگب
۱۲۷	سائنس کے حقوق کا پہلا عالمی مشہور



کثیر کرائی کے لئے ہشتادویں "اسیر" مائی کے چلے گئے اور شہادت میں جانے والے خطبہ حمید الوداع کا متن میرے سامنے تھا جو کرائی کا نقدی کے شہید اسلامی تاریخ کے سابق صدر و قیصر لاکھڑا ہونے والی امت کے ساتھ مرتب کیا ہے اسی دوران والدہ کی کابری میں خطبہ حمید الوداع کا متن اردو انٹرنیشنل فاؤنڈیشن کرائی کا شائع کروایا کچھ نظر سے گزرا جس میں خطبہ حمید الوداع کا متن اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے وہی میں نے سامنے دکھایا۔ جن میں عام خان مسلمہ نے مجموعہ دی کہ حدیث اور سیرت کی دیگر موجود کتابوں کو بھی دیکھا جاتا ہے تاکہ اس معاملہ سے جناب بی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ سے زیادہ حقائق کو شائع کیا جاسکے۔ چنانچہ والدہ کی کابری میں موجود کتابوں میں ایک تقریر الی اور اس پر بعد میں سو اور اصلاحات اور تاریخ کی چند کتابیں بھی دیکھیں اور "خطبہ حمید الوداع" کے حوالے سے جناب بی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا ایک مجموعہ مرتب کر لیا۔

گوشتوں والی یہ سورت میں نے اپنے لاہور میں جہاد خان ناصر مسلمہ کے پیر دیکھا تھا جس نے امت کو اس طرح دیکھے تھے وہاں کا افتادہ کر دیا جس کی کڑج کی اور اسے از سر مرتب کر کے زیادہ جامع اور مفید شکل دے دی جسے اگر چاہ بھی عمل تو نہیں کیا جاسکتا لیکن "خطبہ حمید الوداع" کے اب تک شائع ہونے والے حوالوں اور مجموعوں میں میری معلومات کی حد تک یہ سورت الی زیادہ جامع اور باحوالہ ہے۔ اس طرح اس کتاب میں فتویٰ کیا جاتے ہیں کہ متن عربی عام حوالوں اور متن ناصر مسلمہ مرتب کر دیا ہے اس کے مختلف پہلوؤں پر والدہ کی ایمر گاہ اور بی بی کے پانچ سو نوچہ و گرام میں فتویٰ کی جانے والی مسودہ ضائع ہو چکی ہیں اور اب بھی یہ سورت میں لکھنے والی اس کی اشاعت کے لیے قریب کر کے کی خدمت میرے ہاتھ میں ہے والدہ نے جن خان ناصر مسلمہ نے سر انجام دی ہے ہم جن اسے اپنے لیے سعادت دارین کیا کرتے تھے وہ سورت میں لکھنے والی اس کی خدمت میں فتویٰ کر رہے ہیں اور اب وہی میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سورت جاری اس چھوٹی سی خدمت کو قبول کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لیے اسے جاری کرے اور ہم سب کو اس کی برکات و شہادت سے مددوں پہنچائیں آمین و

ایمانی زکیم لکھنؤ

۱۴۱۸ھ کو

## خطبہ حمید الوداع کی روایات

الحق کڑج ترجمہ:

محمد عارف خان ناصر

## خطبہ جمعہ الودائع کی روایات

[نوٹ: یہ خطبہ کتاب السنن میں درج نہیں کیا گیا ہے۔]

۱۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (کتب الصحاح) میں درج ہے کہ اس خطبہ کے بعد اس نے فرمایا:

”وَلَا تَكُونُوا كَالْجَنَّةِ بَنِيٍّ فِي الْبَنَاتِ وَلَا كَالْبَنَاتِ فِي الْبَنَاتِ“ [1.5]

## پہم عرفہ (۹ ذی الحجہ) سے متعلق روایات

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَى حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ صَبِيحَةَ يَوْمِ عَرَفَةَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَتَوَلَّى بِمَعْرَةَ وَهِيَ مَنَزَلُ لَأَصَامِ بْنِ مَرْثُومٍ بِهِ بِعَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ رَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُرَافِجَهُمْ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ حَطَبَ النَّاسُ -

(مسند احمد، ۱/۴۴۳)

”مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ عَلَى عَرَفَةَ (۹ ذی الحجہ) کونج کی نماز ادا کر لی تو آپ صبح سے روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ یہاں ان عرفات میں پہنچ گئے۔ آپ نے نماز کے حکم پر چاہا اور عرفہ میں تمام کے تمام آدمیوں کی تہنیت کی۔ جب ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے فرمایا کہ: ”اگر تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز ادا کرے اور پھر لوگوں کو خطبہ پڑھا دے“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطَبُ

بِطَى حَمَلٍ أَحْمَرَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ (شأنی، ۱/۴۵۵)



”میں نے لی مل خانہ علیہ السلام کو دیکھا کرتا ہوں عرف میں نماز سے گزرتا ایک سرخ اونٹ پر سوار علیہ  
اسد ہے۔“

قلب و انوار کی ملاقات ————— ۱۳

☆ خاتم النبیین (علیه السلام) رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
يخطب الناس يوم عرفة على بعرة قائم في الركائب. (1938: 112)

(مجله علمی پژوهشی، ۹۶۰۶، زمستان ۱۳۹۳، ۲۲۳)

”جی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن فرمایا کہ: ”اے وہ دن ہے جس میں لوگ عرفات میں ٹھہریں گے۔“

لا تزيرونهم حتى ياتواكم. سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول: «من زارني فليكن له أجر من زارني».

عنه ع. وكان عمره اثني عشر سنة. فقال كان ربيعة بن امية بن خلف  
السهمي هو الذي يصرخ يوم عرفة تحت اية ناقة رسول الله صلى الله  
عليه وسلم وقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اصرخ وكان صوته

(مسند احمد، ج ۱۳)

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قسماً دیا ہے کہ جتنے ہوتے، تا شہد اللہ اللہ لا  
 اللہ الا ہو والمشفکة والولو العنم قلتما بالقسط لا اله الا هو العزيز  
 الحکیم (الطہر کی گواہی دیتا ہے) اور فرشتے اور اہل علم کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں  
 ہے۔ انصاف کا قائم ہے۔ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ وہ غالب اور رحمت والا ہے۔ اسے رسول اللہ نے  
 فرمایا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔“

۱۰۰) اگر کوئی شخص اپنے منقلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور اسے (اپنے کلمات کو) بلند آواز سے دہرا دے گا تو اس کی آواز میں جنت کی خوشبو پھیلے گی۔

عبد الله بن عباس رضي الله عنهما: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب  
فأت فلما قال ليكن اللهم ليكن قال إنما الحير عير الأحره .

﴿يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ...﴾ (النِّسَاءُ ١٥٧/٢)

(کتاب: اسٹریٹجی (ANIR))

"یٰ اے اللہ علیہ السلام نے عراق میں ظہور کیا۔ جب آپ الیکٹک الیم لیتے کہہ چکے تو فرمایا اس سائل بھلائی تو آخرت ہی کی بھلائی ہے۔"

☆ انوارِ حق: حرمۃ: عجبِ یوم عرفۃ لقال ہمارا یوم الحج الاکبر۔  
(تذقی باطن اکبری ص ۱۳۹)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: یا ایہا الناس عدلوا مناسککم فانى لا یرى لعلی غیر حاج بعد عامی هذا (طبرانی المعجم ۱۰ ص ۱۹۴)

”یہی مصلیٰ علیہ السلام نے عراق کے دروازہ علیہا اشارہ فرمایا اور کہا کہ یہاں کوپ کا کیمیا گاہ ہے۔“  
 امر و علیہ عن راجل من اصحاب نبی مصلیٰ علیہ السلام (مسند احمد ۱۵۴۲)

”اے کوہِ دوع کے ساک پیکر، کیا گھمبیر نہیں جانا کہ اس سال کے بعد مجھے حج کرنے کا موقع ملے گا یا نہیں۔“

☆ سورین کر مر رضی اللہ عنہ: [عطينا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد

فحمد اللہ واشئى علیہ ثم قال اما بعد ] ان اهل الحاحلية كانوا يدفعون

عرفة حين تكون الشمس كانتها عمائم الرجال في وجوههم قبل

تغرب ومن المزدلفة بعد ان تطلع الشمس حين تكون كانتها عمائم

الرجال في وجوههم وانا لا نلغ من عرفة حتى تغرب الشمس ونلغ من

المزدلفة قبل ان تطلع الشمس ههنا معاذ لهدى لعل الاوتان والشرك

(مسند امام احمد ۳۶۹۸، مسند ابی یوسف ۲۰۲، مسند ابی داؤد ۲۰۲)

”رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہاں عرقات میں فہرہ یا ہرہ کی طرف اشارہ کیا کہ

کے بعد فرمایا کہ اس جاہلیت کے عرقت سے عرب ہونے سے قبل یہاں سے ہوتا ہے اور

تھے جب سورج اس طرح نمایاں ہوتا ہے کہ وہاں (کھڑے نہ ہوں) اور وہاں سے پہلے اس وقت سے ہوتا ہے جب سورج طلوع ہو

عرفہ سے اس وقت تک نہ دانتیجے اور اس وقت تک سورج غروب نہ ہو جائے اور عرفہ سے

سورج کے طلوع ہونے سے پہلے عرفہ سے پاس گئے۔ یہاں طریقہ بت پرستوں اور اہل شرک

کے طریقے کے خلاف ہے۔“

حاجت رہائی ہے اور کھار سے گناہ گار ہے۔ یہ ہے اس کے ان سختیوں کے بارے میں جس

ایک دوسرے کی کہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ تم میں سے ظالموں کو تم میں سے نیکوں کے ہمارے

کر دیا ہے اور نیکوں کے لئے جو نیک ہے اور نیکوں کے لئے جو نیک ہے۔ اللہ کا نام کے لئے دعا کرو

ہاں۔“

☆ امام حسین رضی اللہ عنہ: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات یحطب

عرفة حين تكون الشمس غمر اللہ المصطفیٰ ثلاث مرار قالوا والمقصرون فقال والمقصرون فی

تغرب ومن المزدلفة بعد ان تطلع الشمس حين تكون كانتها عمائم

الرجال في وجوههم وانا لا نلغ من عرفة حتى تغرب الشمس ونلغ من

المزدلفة قبل ان تطلع الشمس ههنا معاذ لهدى لعل الاوتان والشرك

(مسند امام احمد ۳۶۹۸، مسند ابی یوسف ۲۰۲، مسند ابی داؤد ۲۰۲)

”ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرقات میں فہرہ یا ہرہ کی طرف اشارہ کیا کہ

کے بعد فرمایا کہ اس جاہلیت کے عرقت سے عرب ہونے سے قبل یہاں سے ہوتا ہے اور

تھے جب سورج اس طرح نمایاں ہوتا ہے کہ وہاں (کھڑے نہ ہوں) اور وہاں سے پہلے اس وقت سے ہوتا ہے جب سورج طلوع ہو

عرفہ سے اس وقت تک نہ دانتیجے اور اس وقت تک سورج غروب نہ ہو جائے اور عرفہ سے

سورج کے طلوع ہونے سے پہلے عرفہ سے پاس گئے۔ یہاں طریقہ بت پرستوں اور اہل شرک

کے طریقے کے خلاف ہے۔“

☆ عطاء بن اسیب رضی اللہ عنہ: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا

ام یفضل رضی اللہ عنہ: انهم شکوا فی صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم

عرفة هذا انسان ان اللہ تطول علیکم فی هذا یوم فبغفر لکم الا التباغرة فارسلت الیہ یلمن فطرب وهو یحطب الناس بعرفة علی بعرہ۔

(مسند امام احمد ۳۶۹۸، مسند ابی یوسف ۲۰۲، مسند ابی داؤد ۲۰۲)

”لوگوں کو عرفہ کے دن شب ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں انہیں انہیں







و کتاب دفع حلف الیہ فی حجة الوداع قال قلت یا امیر المومنین انی افسی علیہ  
اللعنة علیہ و سلم قال قم فاحملہ یا سبطہ یا سبطہ ارحل قال قلت فاحضرت یا سبطہ  
الرحمن فقال انصر الی حدیث النعمان لا حشر الی سبطہ من بعدہ فی بد  
القصید۔ (سنن ابی داود)

”یہ انجی نے ہی سنی اہل بیت علیہ السلام کے لئے کہہ کر فرمایا کہ میں اپنے والد کے پیچھے  
چلتے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا کہ سبطہ جان، مجھے کہہ دیجئے کہ میں اہل بیت علیہ السلام کو  
سے ہیں والد نے کہا کہ اگر وہاں کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل

یا امیر المومنین رضی اللہ عنہما: ہر جیسے العقیقہ نہ انصر فہو فوف الیہ و قد  
جعل ثوبہ من ثلث ابطہ الامین علی عاتقہ الامیر فی فراہت۔  
غضروفہ الامین کہنتہ جمع (فذا انظر الی عضلہ غصروفہ)۔

(انجیل ص ۱۶۱، تفسیر ص ۱۶۱)

”یہی سنی اہل بیت علیہ السلام نے کہا کہ اگر وہاں کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل

یا امیر المومنین رضی اللہ عنہما: ہر جیسے العقیقہ نہ انصر فہو فوف الیہ و قد  
جعل ثوبہ من ثلث ابطہ الامین علی عاتقہ الامیر فی فراہت۔  
غضروفہ الامین کہنتہ جمع (فذا انظر الی عضلہ غصروفہ)۔  
(انجیل ص ۱۶۱، تفسیر ص ۱۶۱)

”یہی سنی اہل بیت علیہ السلام نے کہا کہ اگر وہاں کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل

رہے تھے۔ آپ کو ایک دھ پھان سے لگے تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں اپنے والد کے پیچھے  
چلتے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا کہ سبطہ جان، مجھے کہہ دیجئے کہ میں اہل بیت علیہ السلام کو

یا امیر المومنین رضی اللہ عنہما: ہر جیسے العقیقہ نہ انصر فہو فوف الیہ و قد  
جعل ثوبہ من ثلث ابطہ الامین علی عاتقہ الامیر فی فراہت۔  
غضروفہ الامین کہنتہ جمع (فذا انظر الی عضلہ غصروفہ)۔  
(انجیل ص ۱۶۱، تفسیر ص ۱۶۱)

”یہی سنی اہل بیت علیہ السلام نے کہا کہ اگر وہاں کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل

یا امیر المومنین رضی اللہ عنہما: ہر جیسے العقیقہ نہ انصر فہو فوف الیہ و قد  
جعل ثوبہ من ثلث ابطہ الامین علی عاتقہ الامیر فی فراہت۔  
غضروفہ الامین کہنتہ جمع (فذا انظر الی عضلہ غصروفہ)۔  
(انجیل ص ۱۶۱، تفسیر ص ۱۶۱)

”یہی سنی اہل بیت علیہ السلام نے کہا کہ اگر وہاں کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل

یا امیر المومنین رضی اللہ عنہما: ہر جیسے العقیقہ نہ انصر فہو فوف الیہ و قد  
جعل ثوبہ من ثلث ابطہ الامین علی عاتقہ الامیر فی فراہت۔  
غضروفہ الامین کہنتہ جمع (فذا انظر الی عضلہ غصروفہ)۔  
(انجیل ص ۱۶۱، تفسیر ص ۱۶۱)

”یہی سنی اہل بیت علیہ السلام نے کہا کہ اگر وہاں کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل

یا امیر المومنین رضی اللہ عنہما: ہر جیسے العقیقہ نہ انصر فہو فوف الیہ و قد  
جعل ثوبہ من ثلث ابطہ الامین علی عاتقہ الامیر فی فراہت۔  
غضروفہ الامین کہنتہ جمع (فذا انظر الی عضلہ غصروفہ)۔  
(انجیل ص ۱۶۱، تفسیر ص ۱۶۱)

”یہی سنی اہل بیت علیہ السلام نے کہا کہ اگر وہاں کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل  
کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل کے لوگ لشکرِ بزار، بنی شام اور بنی سہل

یا امیر المومنین رضی اللہ عنہما: ہر جیسے العقیقہ نہ انصر فہو فوف الیہ و قد  
جعل ثوبہ من ثلث ابطہ الامین علی عاتقہ الامیر فی فراہت۔  
غضروفہ الامین کہنتہ جمع (فذا انظر الی عضلہ غصروفہ)۔  
(انجیل ص ۱۶۱، تفسیر ص ۱۶۱)

۱۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ لا یسعد عیسا بن ماریہ کو دیکھنا  
ولا یسعد العیسیٰ بن ماریہ ولا یسعد ولا یسعد ولا یسعد

(مسند احمد ۱/۱۷۸)

۱۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
چون کا نقل کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

۱۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
روایت کرے گا وہ ۷۰ سال زندہ رہے گا۔ (بخاری ۱/۱۷۸)

فرش ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ ایک چادر بھی ہے۔

وہیں میرٹھ ("میرٹھ" بمبئی ریلوے اسٹیشن پر) اور اس کے ساتھ ساتھ ایک چادر بھی ہے۔

۱۹۱۲

"آگاہی دہلی کے ایک شخص کے پاس سے لی گئی ہے۔"

۱۹۱۲ بمبئی ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص کے پاس سے لی گئی ہے۔

۱۹۱۲ بمبئی ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص کے پاس سے لی گئی ہے۔

۱۹۱۲ بمبئی ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص کے پاس سے لی گئی ہے۔

۱۹۱۲ بمبئی ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص کے پاس سے لی گئی ہے۔

۱۹۱۲ بمبئی ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص کے پاس سے لی گئی ہے۔

۱۹۱۲ بمبئی ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص کے پاس سے لی گئی ہے۔

۱۹۱۲ بمبئی ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص کے پاس سے لی گئی ہے۔

۱۹۱۲





(عربی: ۱۰۵۲ھ) مولانا محمد امجد علی صاحب نے مولانا محمد امجد علی صاحب کے ہاتھ سے لکھا۔

مولانا محمد امجد علی صاحب نے مولانا محمد امجد علی صاحب کے ہاتھ سے لکھا۔

مولانا محمد امجد علی صاحب نے مولانا محمد امجد علی صاحب کے ہاتھ سے لکھا۔

مولانا محمد امجد علی صاحب نے مولانا محمد امجد علی صاحب کے ہاتھ سے لکھا۔

مولانا محمد امجد علی صاحب نے مولانا محمد امجد علی صاحب کے ہاتھ سے لکھا۔





۱۸۰۰ء تک پہنچا، اگر تھیں تو کئی دہائی تک میں اس حال میں بیکار چھٹی ہو  
(۱) گجرات کے بے روزگاروں میں سے ایک تھا، جسے اس نے اپنی قوم کو حکومت  
"۱۸۰۰ء"

۱۸۰۰ء کے تالیفی فیضان: "الغیرۃ مودودہ و المستغیرۃ مودودہ و انداس مقصودہ  
و التعلیم خارجہ" (۱۸۰۰ء)

"وہابیوں کی تالیفی کتابوں کی جگہ پر چلنے کے لیے چار نوٹوں کی تالیف ہوئی ہے جو اسے  
چاہئے۔ یہ اس کی تالیفی کتابوں میں سے ایک ہے جو اس کی تالیفی کتابوں میں سے ایک ہے جو اس کی  
کی طرف سے تالیفی کتابوں میں سے ایک ہے جو اس کی تالیفی کتابوں میں سے ایک ہے جو اس کی  
(۱۸۰۰ء میں تالیف کی گئی ہے)

۱۸۰۰ء کے تالیفی فیضان: "الغیرۃ مودودہ و المستغیرۃ مودودہ و انداس مقصودہ  
و التعلیم خارجہ" (۱۸۰۰ء میں تالیف کی گئی ہے)

۱۸۰۰ء کے تالیفی فیضان: "الغیرۃ مودودہ و المستغیرۃ مودودہ و انداس مقصودہ  
و التعلیم خارجہ" (۱۸۰۰ء میں تالیف کی گئی ہے)

۱۸۰۰ء کے تالیفی فیضان: "الغیرۃ مودودہ و المستغیرۃ مودودہ و انداس مقصودہ  
و التعلیم خارجہ" (۱۸۰۰ء میں تالیف کی گئی ہے)

۱۸۰۰ء تک پہنچا، اگر تھیں تو کئی دہائی تک میں اس حال میں بیکار چھٹی ہو

"۱۸۰۰ء کے تالیفی فیضان: "الغیرۃ مودودہ و المستغیرۃ مودودہ و انداس مقصودہ  
و التعلیم خارجہ" (۱۸۰۰ء میں تالیف کی گئی ہے)

(۱۸۰۰ء میں تالیف کی گئی ہے)

۱۸۰۰ء کے تالیفی فیضان: "الغیرۃ مودودہ و المستغیرۃ مودودہ و انداس مقصودہ  
و التعلیم خارجہ" (۱۸۰۰ء میں تالیف کی گئی ہے)

(۱۸۰۰ء میں تالیف کی گئی ہے)

۱۸۰۰ء کے تالیفی فیضان: "الغیرۃ مودودہ و المستغیرۃ مودودہ و انداس مقصودہ  
و التعلیم خارجہ" (۱۸۰۰ء میں تالیف کی گئی ہے)

۱۸۰۰ء کے تالیفی فیضان: "الغیرۃ مودودہ و المستغیرۃ مودودہ و انداس مقصودہ  
و التعلیم خارجہ" (۱۸۰۰ء میں تالیف کی گئی ہے)

۱۸۰۰ء کے تالیفی فیضان: "الغیرۃ مودودہ و المستغیرۃ مودودہ و انداس مقصودہ  
و التعلیم خارجہ" (۱۸۰۰ء میں تالیف کی گئی ہے)

”یہ ہیں ان لوگوں کے خط بیس خاصہ ہے کہ اس کی طرف میں نہیں گئے۔ اس کی طرف  
 جہاں انھوں نے گئے کہ اس سے یہ سنا کہ یہاں تک کہ اس کی امت میں رہا وہ  
 حضرت قریشیوں کے قتل میں سے نہیں گئے۔“

ابو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ذکرہ التبیح الدخان فی ذلک وہ قال  
 بعث اللہ من سب الا انما ملئ الذرہ نوح والیسون من بعدہ والہ یخرج  
 فیکم فاعنی علیکم من شالہ فیس یحیی علیکم ان ریکم یس علی  
 یحیی علیکم ذلک ان ریکم یس ناعور والہ اعور عین الیسی کاتہ عینہ  
 عینہ طاقیہ۔ (بخاری ۵۵۹۰، مسند احمد ۵۵۹۰)

”آپ نے کفار کو قتل کیے کہ ان کو ان کا لہو کاٹ لے جس کی کالی بچا ہے۔  
 لے لیا امت کو چال سے قتل دیا کہ ہے۔ نوح علی السلام نے بھی اس کے بعد آئے۔  
 سب سے اس سے آگے آیا۔ عز چال کا قتل کر دیا کہ اس کو کالی بچا ہے۔  
 اگر تم بھی قتل کرتے تو بھی موتی نہیں ہے کہ تم اس کو کالی بچا ہے۔  
 ہیں۔ یہ دانت آپ نے بھی مر رہی تھی۔ تم اس کو کالی بچا ہے۔  
 دیا کہ اس کی کالی بچا ہے۔“

ابو امام بن عمر رضی اللہ عنہما ان امیر مصر قاتلہ عبد مصلح حبشہا قالت اسود  
 بقولہ کہم یکتاہ اللہ تعالیٰ حبشہا اللہ طبعہا۔ (مسند احمد ۲۱۱۰)  
 ”اگر تم کو کالی بچا ہے۔ اللہ تعالیٰ حبشہا اللہ طبعہا۔“

ابو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان امیر مصر قاتلہ عبد مصلح حبشہا قالت اسود  
 بقولہ کہم یکتاہ اللہ تعالیٰ حبشہا اللہ طبعہا۔ (مسند احمد ۲۱۱۰)

”یہ ہیں ان لوگوں کے خط بیس خاصہ ہے کہ اس کی طرف میں نہیں گئے۔ اس کی طرف  
 جہاں انھوں نے گئے کہ اس سے یہ سنا کہ یہاں تک کہ اس کی امت میں رہا وہ  
 حضرت قریشیوں کے قتل میں سے نہیں گئے۔“

ابو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ذکرہ التبیح الدخان فی ذلک وہ قال  
 بعث اللہ من سب الا انما ملئ الذرہ نوح والیسون من بعدہ والہ یخرج  
 فیکم فاعنی علیکم من شالہ فیس یحیی علیکم ان ریکم یس علی  
 یحیی علیکم ذلک ان ریکم یس ناعور والہ اعور عین الیسی کاتہ عینہ  
 عینہ طاقیہ۔ (بخاری ۵۵۹۰، مسند احمد ۵۵۹۰)

”آپ نے کفار کو قتل کیے کہ ان کو ان کا لہو کاٹ لے جس کی کالی بچا ہے۔  
 لے لیا امت کو چال سے قتل دیا کہ ہے۔ نوح علی السلام نے بھی اس کے بعد آئے۔  
 سب سے اس سے آگے آیا۔ عز چال کا قتل کر دیا کہ اس کو کالی بچا ہے۔  
 اگر تم بھی قتل کرتے تو بھی موتی نہیں ہے کہ تم اس کو کالی بچا ہے۔  
 ہیں۔ یہ دانت آپ نے بھی مر رہی تھی۔ تم اس کو کالی بچا ہے۔  
 دیا کہ اس کی کالی بچا ہے۔“

ابو امام بن عمر رضی اللہ عنہما ان امیر مصر قاتلہ عبد مصلح حبشہا قالت اسود  
 بقولہ کہم یکتاہ اللہ تعالیٰ حبشہا اللہ طبعہا۔ (مسند احمد ۲۱۱۰)  
 ”اگر تم کو کالی بچا ہے۔ اللہ تعالیٰ حبشہا اللہ طبعہا۔“

ابو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان امیر مصر قاتلہ عبد مصلح حبشہا قالت اسود  
 بقولہ کہم یکتاہ اللہ تعالیٰ حبشہا اللہ طبعہا۔ (مسند احمد ۲۱۱۰)



لا من آخره من امر مسلم قلنا ان قال بطلت دعائے خرج و غلبت]۔ علی النبی و خلف المحدثہ، حقوق التوفیق الی اللہ علیہ و علیہ السلام است  
(کنز الدقائق: ۱۰۵۵) اگرچہ تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵)

تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵) اگرچہ تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵)

کہا کہ کمال کر کے اس کے احکامات میں ہی حیرت میں پڑ جائے گا۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵) اگرچہ تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵)

بقیہ قرآن و مؤلفی تفسیر: قال الثعلبی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم: (کنز الدقائق: ۱۰۵۵) اگرچہ تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵)

تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵) اگرچہ تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵)

تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵) اگرچہ تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵)

تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵) اگرچہ تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵)

تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵) اگرچہ تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵)

تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵) اگرچہ تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں، مگر یہاں تلمیح و تفسیر کے معنی مختلف ہیں۔ (کنز الدقائق: ۱۰۵۵)



کہا کہ میں آپ سے ملوں گا۔ پھر ان کی ملاقات ہوئی۔

[۱۸۷۱ء] میں جسے میں اس وقت لاہور میں تھیں، جہاں میں نے رہا تھا۔ وہ لاہور میں تھے۔  
[۱۸۷۱ء] میں جسے میں اس وقت لاہور میں تھیں، جہاں میں نے رہا تھا۔ وہ لاہور میں تھے۔

میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔  
میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔

(مترجم کا نام ۱۸۷۱ء)

ان کی ملاقات میں میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔  
میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔

"میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔"

ان کا ایک اور حصہ کے خلاف لڑنے کی پوری کوشش کرے گا۔

[۱۸۷۱ء] میں جسے میں اس وقت لاہور میں تھیں، جہاں میں نے رہا تھا۔ وہ لاہور میں تھے۔  
میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔

میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔

(مترجم کا نام ۱۸۷۱ء)

"میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔"

میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔  
میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔

[۱۸۷۱ء] میں جسے میں اس وقت لاہور میں تھیں، جہاں میں نے رہا تھا۔ وہ لاہور میں تھے۔

میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔

میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔

(مترجم کا نام ۱۸۷۱ء)

میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔  
میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔

میں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔ ان کے پاس میں نے ملاقات کی۔

میں نے ان سے ملاقات کی۔

[۱۸۷۱ء] میں جسے میں اس وقت لاہور میں تھیں، جہاں میں نے رہا تھا۔ وہ لاہور میں تھے۔





## خطبہ حجة الوداع کے موضوع پر سلسلہ محاضرات

۳۴ ستمبر تا ۱۰ اکتوبر ۲۰۰۷ء

دارالاندلس اسلامک فیلمز و ریڈیو (امریکہ)

مقرر: ابوالمکارم عبد الرشیدی

مبدأ و تحریر: ناصر الدین خان عامر







[illegible]

مغرب کی روشن خیالی اور اسلام

مغرب کی روشنی خیالی میں اور ہماری روشنی خیالی میں تین چہلوئی فرق ہے۔

[illegible][illegible]

قرآن کریم سے روشنی ملانی کا وہ معنی ہوا کہ قرآن کریم نے جیوں مقادیر پر اس کے متعلق جان فرمایا ہے، لیکن ایک آیت ذکر کرتے ہوئے فرمایا: **وَأَحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ** (۲۹۵) **وَلَا تَتَّبِعُوا هُم** (۲۹۶) **وَأَحْكُم عَنِ مَعْنَى مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ** (۲۹۷) (النساء)۔

مطابق سے لکھیے: **وَأَحْكُم بَيْنَهُم** اس کی خواہشات کی طرف مت لیجیے۔ **وَأَحْكُم عَنِ مَعْنَى مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ** اس کی خواہشات کی جتنی ہے جو حق تعالیٰ کے ذہن کے اندر آگیا ہے، ان بات کے مطابق رہا کریں۔ اگر سوچ کر لکھی جائے تو کوئی حرج کی بات نہیں لگے گی، ہر حق تعالیٰ سے فرمایا: **لَا تَتَّبِعُوا هُم** (۲۹۶) **وَأَحْكُم عَنِ مَعْنَى مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ** (۲۹۷) **وَأَحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ** (۲۹۵) **وَلَا تَتَّبِعُوا هُم** (۲۹۶) **وَأَحْكُم عَنِ مَعْنَى مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ** (۲۹۷) (النساء)۔

خواہشات کی طرف مت لیجیے۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ بھی فرمایا کہ **وَأَحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ** (۲۹۵) **وَلَا تَتَّبِعُوا هُم** (۲۹۶) **وَأَحْكُم عَنِ مَعْنَى مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ** (۲۹۷) (النساء)۔

اس بات سے پتا چلتا ہے کہ قرآن کریم نے ان کی خواہشات کے پیچھے آپ بھی گئے تھے، بلکہ ان کے بارے میں آپ نے کئے مراد والے ہیں۔





















توئی کے معیار پر ہوا کرتے ہیں تو وہ محنت والے ہیں اور انہیں اس معیار پر پرائیسی اڑان  
لوٹ کر منتقل ہے اور انہی پاک کی طرف سے قصب کا منتقل ہے۔

بنا ہی کر کا علی علیہ السلام نے جو انوار کے موقع پر اس سوال کی انوار خام و خام  
فرمائی۔ فرمایا: **الاساس ان ربکم واحد**۔ اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے۔ وہ ایک  
واحد اور بے نیاز آپ ہی ایک ہے۔ یہی انوار انوار ہے۔ **الا لا فضل لعربی علی  
عربی**۔ کسی عربی کوئی پر فضیلت نہیں ہے۔ **ولا لعربی علی عربی**۔ عربی کسی عربی کوئی پر  
فضیلت نہیں ہے۔ **ولا لاسود علی احمر**۔ کسی کا لہو عربی پر فضیلت نہیں ہے۔ **ولا  
لاحمر علی اسود**۔ کسی سرخ کا لہو پر فضیلت نہیں ہے۔ **ہاں الا التقویٰ**۔ وہی جو  
قرآن پاک سے تعلق رکھتا ہے۔ **انکم مکہ عند اللہ الذکم** (الحجرات ۲۹-۳۰) کہ انہیں انکو  
کرداروں میں صالح کی بنی پر فضیلت ہے۔ ایک اور جگہ یہ آں کر کہ یہ کرتا ہے کہ **لقد  
خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم ردناہ اسفل ساقطین** (التیس ۹۵) کہ  
اس کو ہم بھی جی ہے اور اصل حالتیں بھی جی ہے۔ سب سے پہلے اس طرح ہی ہے۔ سب  
سے پہلے کا طبر بھی ای کا ہے۔ لیکن کہ خود یہ انہیں انکو کہ **انکم مکہ عند اللہ الذکم**۔

### انتقام و رانتقام کی قبائلی رسم کا خاتمہ

پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چاہت ہے کہ ان کے قاتل کا خون  
چاہت ہے کہ ان کے قاتل کا خون چاہت ہے کہ ان کے قاتل کا خون چاہت ہے کہ ان کے قاتل کا خون  
نہایت قسمی۔ **ولا تدری انکم مکہ عند اللہ الذکم** (الحجرات ۲۹-۳۰) کہ انہیں انکو  
کرداروں میں صالح کی بنی پر فضیلت ہے۔ ایک اور جگہ یہ آں کر کہ یہ کرتا ہے کہ **لقد  
خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم ردناہ اسفل ساقطین** (التیس ۹۵) کہ  
اس کو ہم بھی جی ہے اور اصل حالتیں بھی جی ہے۔ سب سے پہلے اس طرح ہی ہے۔ سب  
سے پہلے کا طبر بھی ای کا ہے۔ لیکن کہ خود یہ انہیں انکو کہ **انکم مکہ عند اللہ الذکم**۔

حرب و جہاد اور جنگ کی ایک معیار جس کو ایک میں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں  
سے ہوئی تھی کہ یہ نہایت یہاں سے شروع ہوئی اور انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں  
نہایت قسمی۔ **ولا تدری انکم مکہ عند اللہ الذکم** (الحجرات ۲۹-۳۰) کہ انہیں انکو  
کرداروں میں صالح کی بنی پر فضیلت ہے۔ ایک اور جگہ یہ آں کر کہ یہ کرتا ہے کہ **لقد  
خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم ردناہ اسفل ساقطین** (التیس ۹۵) کہ  
اس کو ہم بھی جی ہے اور اصل حالتیں بھی جی ہے۔ سب سے پہلے اس طرح ہی ہے۔ سب  
سے پہلے کا طبر بھی ای کا ہے۔ لیکن کہ خود یہ انہیں انکو کہ **انکم مکہ عند اللہ الذکم**۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو انوار کے موقع پر اس سوال کی انوار خام و خام  
فرمائی۔ فرمایا: **الاساس ان ربکم واحد**۔ اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے۔ وہ ایک  
واحد اور بے نیاز آپ ہی ایک ہے۔ یہی انوار انوار ہے۔ **الا لا فضل لعربی علی  
عربی**۔ کسی عربی کوئی پر فضیلت نہیں ہے۔ **ولا لعربی علی عربی**۔ عربی کسی عربی کوئی پر  
فضیلت نہیں ہے۔ **ولا لاسود علی احمر**۔ کسی کا لہو عربی پر فضیلت نہیں ہے۔ **ولا  
لاحمر علی اسود**۔ کسی سرخ کا لہو پر فضیلت نہیں ہے۔ **ہاں الا التقویٰ**۔ وہی جو  
قرآن پاک سے تعلق رکھتا ہے۔ **انکم مکہ عند اللہ الذکم** (الحجرات ۲۹-۳۰) کہ انہیں انکو  
کرداروں میں صالح کی بنی پر فضیلت ہے۔ ایک اور جگہ یہ آں کر کہ یہ کرتا ہے کہ **لقد  
خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم ردناہ اسفل ساقطین** (التیس ۹۵) کہ  
اس کو ہم بھی جی ہے اور اصل حالتیں بھی جی ہے۔ سب سے پہلے اس طرح ہی ہے۔ سب  
سے پہلے کا طبر بھی ای کا ہے۔ لیکن کہ خود یہ انہیں انکو کہ **انکم مکہ عند اللہ الذکم**۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو انوار کے موقع پر اس سوال کی انوار خام و خام  
فرمائی۔ فرمایا: **الاساس ان ربکم واحد**۔ اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے۔ وہ ایک  
واحد اور بے نیاز آپ ہی ایک ہے۔ یہی انوار انوار ہے۔ **الا لا فضل لعربی علی  
عربی**۔ کسی عربی کوئی پر فضیلت نہیں ہے۔ **ولا لعربی علی عربی**۔ عربی کسی عربی کوئی پر  
فضیلت نہیں ہے۔ **ولا لاسود علی احمر**۔ کسی کا لہو عربی پر فضیلت نہیں ہے۔ **ولا  
لاحمر علی اسود**۔ کسی سرخ کا لہو پر فضیلت نہیں ہے۔ **ہاں الا التقویٰ**۔ وہی جو  
قرآن پاک سے تعلق رکھتا ہے۔ **انکم مکہ عند اللہ الذکم** (الحجرات ۲۹-۳۰) کہ انہیں انکو  
کرداروں میں صالح کی بنی پر فضیلت ہے۔ ایک اور جگہ یہ آں کر کہ یہ کرتا ہے کہ **لقد  
خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم ردناہ اسفل ساقطین** (التیس ۹۵) کہ  
اس کو ہم بھی جی ہے اور اصل حالتیں بھی جی ہے۔ سب سے پہلے اس طرح ہی ہے۔ سب  
سے پہلے کا طبر بھی ای کا ہے۔ لیکن کہ خود یہ انہیں انکو کہ **انکم مکہ عند اللہ الذکم**۔







مذاہب کی وراثت اور سب کے لئے چاروں کی حفاظت کو کہیں نہ چاہیں ان کی کاپی نہ ختم کرنا  
تھی تو ان کی کاپی نہ ختم کرنا چاہئے اور ان کی کاپی نہ ختم کرنا چاہئے اور ان کی کاپی نہ ختم کرنا چاہئے

## قیامت کے دن کی حاضری

یہ کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ مستغفر عیسیٰ، مسیح قیامت کے روز  
سے میرے دروازے میں پہنچ جائے گا۔ اللہ چاہے گا کہ میں نے ظہیر جیسا تھا اس نے کیا کیا تم  
وہ کیا کہو گے؟ انہی میں سے عرض کیا: رسول اللہ! بہت و است و بصحت، آپ نے اللہ  
کا کلام سنا ہے یا نہ سنا؟ انہی میں سے عرض کیا: جی ہاں، کیا اللہ نے انہی کو ہمارا  
بھائی بنا دیا؟ انہی میں سے عرض کیا: جی ہاں، کیا اللہ نے انہی کو ہمارا

وہی اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
یہ ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
چاہے گا، جناب یہی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے

اس وقت تک کہ تم آئے نہیں اور تم کے کلام میں میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے

وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے

اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے

اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے

۲۰

## سومانی کے کزور طبقوں کے بارے میں وصیت

ارشاد فرمایا: میں نے انہی کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے

اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے

اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے

اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے  
اللہ کو تم کیا کر کے آئے، وہی ہے کہ میں نے اللہ کو تم کیا کر کے آئے









معاشرے میں عورت کی شادی کر دی جاتی ہے۔ جس میں بیٹی اس کا باپ یا بیٹی کی مرضی کے بغیر شادی کر دیا ہے۔ اور بیچاری ہے اس ہے۔ اس بات کی شہادت کھانا بھارت نہیں دیتی۔ ہمارے بچا کر بھی، بھری شادی کے بارے میں آپ کو کچھ لے کیا؟

ہم نے کہا کہ عورت معاشرے میں عورت کا قدر و قدر ہے۔ بعض حضرات میں باپ اپنی بیٹی کی قیمت وصول کرتے ہیں۔ لیکن آپ کے ہاں میں اس کا کوئی انکشاف ہے۔ شوگر کی گے باپ کو پیسے دے کر فراتے ہیں۔ اور بعض بچہ بچہ حضرات میں شوگر کی تو قرآن سے شادی کر دی جاتی ہے۔ اور یہ بات قرآن کریم کی تو نہیں تھی ہے کہ قرآن کریم سے شادی کے سبب سے عورت پر اپنی بیٹی کے لئے کسی کو پیسہ دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ کیا جاتا ہے۔ یعنی ایک جائیداد اپنی بیٹی کی شادی کر کے لے کر قانونی طور پر عورت کی جائیداد کا ایک حصہ اس کے کام کرنا چاہئے۔ عورت کی شادی قرآن سے کر دیتا ہے۔ عورت کے کھانا میں اس کی باپ کی بیوی دیتا ہے۔ اور عورت ہوتی ہے عورت ہوتی ہے اس کے لیے الگ الگ خصوصیت سا کر دیا جاتا ہے۔ عورت کو عورت کی تعریف کے قرآن کریم اس کی جہول میں رکھ دیتے ہیں کہ بیٹی ہمارے قرآن کریم سے شادی کر دی ہے اب ہم نے ساری زندگی قرآن پر مشتمل ہے۔ عورت پر اپنا عہدہ سب سے کام لیں اب ہم اپنی زندگی میں کام لیں۔ لیکن قرآن کے لیے ہم کو کھانا کھانا سے عدم کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس کے لیے ہم کو ہمارے لہجہ چار چار زمین و آسمان کو اپنے پاؤں سے نکال دیتا ہے۔ عورت کی زندگی میں عورت کی خصوصیت کا ایک حصہ لیں۔

ہم نے کہا کہ عورت کی شادی کر دی جاتی ہے۔ جس میں بیٹی اس کا باپ یا بیٹی کی مرضی کے بغیر شادی کر دیا ہے۔ اور بیچاری ہے اس ہے۔ اس بات کی شہادت کھانا بھارت نہیں دیتی۔ ہمارے بچا کر بھی، بھری شادی کے بارے میں آپ کو کچھ لے کیا؟

مغرب میں عورت کے ساتھ ہجو کر

جہاں مغرب کے عورت کی خصوصیت ہے۔ لیکن اس میں اس کے

ہو اس آپ بھی اس پر غور فرمائیں۔ عورت کی شادی کر دی جاتی ہے۔ جس میں بیٹی اس کا باپ یا بیٹی کی مرضی کے بغیر شادی کر دیا ہے۔ اور بیچاری ہے اس ہے۔ اس بات کی شہادت کھانا بھارت نہیں دیتی۔ ہمارے بچا کر بھی، بھری شادی کے بارے میں آپ کو کچھ لے کیا؟

مغرب میں عورت کے ساتھ ہجو کر

جہاں مغرب کے عورت کی خصوصیت ہے۔ لیکن اس میں اس کے











کے ساتھ اس کی شادی ہوئی ہے تو اس عورت کی ماں اس کی ماں کی ہے۔ وہ اس پر حرام ہے۔  
اب وہ اس عورت کی ماں سے شادی نہیں کر سکتا اس کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا۔ اسے صبر کا ثقی  
سہرا مل رہا ہے۔ تیسرا سبب وہ عورت کا رشتہ ہے کہ وہ اس سے پہلے اکثر طلاق ہو چکا ہے۔  
وفاقت کا رشتہ یہ ہے کہ ایک بچے کے والدین میں سے کسی ایک کی عورت کا ۱۱۱ھ ہجری  
پہلے شہادہ ہو اس کی ماں کی ہے۔ تو ان کے رشتہ سے اس طرف سے کر کے ہے۔ لہذا کہ  
لاکھوں راضعہ کے واسطے جو عورت سے شادی کر کے اس کے لئے عورت کا  
ذکر کر کے شادی کر لیں۔ شادی کا رشتہ یہاں پہلے ذکر کر کے کہ عورت سے کسی  
لاکھوں راضعہ کے واسطے جو عورت سے شادی کر لیں۔ شادی کا رشتہ یہاں پہلے ذکر کر کے کہ عورت سے کسی  
راضعہ کے واسطے جو عورت سے شادی کر لیں۔ شادی کا رشتہ یہاں پہلے ذکر کر کے کہ عورت سے کسی

کوئی غیر عورت سے نہیں کرتا تو ایک سبب اس کے واسطے ہے کہ وہ اس سے پہلے  
عورت کے آدمی سے شادی کر لیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس میں رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے پہچان کی کہ عورت سے کسی ایک کی عورت کا ۱۱۱ھ ہجری  
پہلے شہادہ ہو اس کی ماں کی ہے۔ تو ان کے رشتہ سے اس طرف سے کر کے ہے۔ لہذا کہ  
لاکھوں راضعہ کے واسطے جو عورت سے شادی کر لیں۔ شادی کا رشتہ یہاں پہلے ذکر کر کے کہ عورت سے کسی  
راضعہ کے واسطے جو عورت سے شادی کر لیں۔ شادی کا رشتہ یہاں پہلے ذکر کر کے کہ عورت سے کسی  
راضعہ کے واسطے جو عورت سے شادی کر لیں۔ شادی کا رشتہ یہاں پہلے ذکر کر کے کہ عورت سے کسی

فہرست کتب و رسائل و تصانیف و مؤلفین

تو اس میں عرض کر رہا تھا کہ وہ اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت ہی محبت کے ساتھ ہے کہ  
انہوں نے فرمایا ان میں سے ایک۔ صبر کا ثقی سہرا مل رہا ہے۔ تیسرا سبب وہ عورت کا رشتہ ہے کہ وہ اس سے پہلے اکثر طلاق ہو چکا ہے۔  
وفاقت کا رشتہ یہ ہے کہ ایک بچے کے والدین میں سے کسی ایک کی عورت کا ۱۱۱ھ ہجری  
پہلے شہادہ ہو اس کی ماں کی ہے۔ تو ان کے رشتہ سے اس طرف سے کر کے ہے۔ لہذا کہ  
لاکھوں راضعہ کے واسطے جو عورت سے شادی کر لیں۔ شادی کا رشتہ یہاں پہلے ذکر کر کے کہ عورت سے کسی  
راضعہ کے واسطے جو عورت سے شادی کر لیں۔ شادی کا رشتہ یہاں پہلے ذکر کر کے کہ عورت سے کسی  
راضعہ کے واسطے جو عورت سے شادی کر لیں۔ شادی کا رشتہ یہاں پہلے ذکر کر کے کہ عورت سے کسی

کے ساتھ اس کی شادی ہوئی ہے تو اس عورت کی ماں اس کی ماں کی ہے۔ وہ اس پر حرام ہے۔  
اب وہ اس عورت کی ماں سے شادی نہیں کر سکتا اس کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا۔ اسے صبر کا ثقی  
سہرا مل رہا ہے۔ تیسرا سبب وہ عورت کا رشتہ ہے کہ وہ اس سے پہلے اکثر طلاق ہو چکا ہے۔  
وفاقت کا رشتہ یہ ہے کہ ایک بچے کے والدین میں سے کسی ایک کی عورت کا ۱۱۱ھ ہجری  
پہلے شہادہ ہو اس کی ماں کی ہے۔ تو ان کے رشتہ سے اس طرف سے کر کے ہے۔ لہذا کہ  
لاکھوں راضعہ کے واسطے جو عورت سے شادی کر لیں۔ شادی کا رشتہ یہاں پہلے ذکر کر کے کہ عورت سے کسی  
راضعہ کے واسطے جو عورت سے شادی کر لیں۔ شادی کا رشتہ یہاں پہلے ذکر کر کے کہ عورت سے کسی  
راضعہ کے واسطے جو عورت سے شادی کر لیں۔ شادی کا رشتہ یہاں پہلے ذکر کر کے کہ عورت سے کسی













مردودا کر کے اجرام کھول دیا تو ان کو آفتاب ہوا۔ ان لوگوں نے کہا کہ چاند بہت مدت بعد آئے گا  
انقلاب ہوا ہے۔ اس لیے حضورؐ نے بطور خاص اجازت دی ہے کہ چاند اس قدر خاص نام میں بھی اور مردود  
وہوں اور کرو۔ لیکن حضورؐ نے بھی کے نام میں صرف بھی ہوا کرنے کی یہ دم توڑ دی۔ عراقی ابن  
ماکس نے یہ چھا حسی لفظ لکھا ہے؟ روایت کے لیے ہے؟ تو اس قدر بھی کر لیں یہ  
صرف اللہ کے لیے خاص ہے یا بیشک کے لیے ہے؟ ہذا جلیل لسانہ (بخاری، رقم ۲۳۳۳)  
یہ بیشک کے لیے ہے۔ تو ایک تبدیلی بھی کے واسطے سے یہ آئی۔

### قریش کی امتیازی روایت کا خلاصہ

ایک اور طریقہ جو بھی کے واسطے سے چلا آ رہا ہے۔ یہ تھا کہ قریشی عرفات میں نہیں جاتے تھے۔  
بجائے قریشیتو یہ ہے کہ قریشی میں چند ان رہے ہیں اس دوران قذلی کا کو عرفات جاتے ہیں مثلاً مکہ  
مردود جاتے ہیں اور عرب و عجم انھیں جانتے ہیں۔ مگر اس کو عرفات میں ہی رہتے ہیں۔ اس کو عرفات  
پناہ کر رہا ہے۔ سب لوگ عرفات جاتے تھے لیکن قریشی نہیں جاتے تھے۔ یہ ہے۔  
نفس خمس۔ ان کا ترجمہ میں کرتا ہوں کہ "مہمانی کی بی بی"۔ یہ صحیح ہے۔ اس نام بہار  
لوگ ہیں۔ اس کو لوگ ہیں۔ یہ تھا کہ قریشی کا ہی ایک کنوئل تھا۔ اس کو عرب و عجم جاتے تھے۔  
اور عرب میں ان کو "مہمان" کا نام ملتا تھا۔ چنانچہ قریشی نے اس کو "مہمان" کا نام دیا۔ یہ ہے۔  
ان میں ایک یہ تھا کہ "مہمان" کا نام ملتا تھا۔ چنانچہ قریشی نے اس کو "مہمان" کا نام دیا۔ یہ ہے۔  
تاکہ باقی عرفات جو ہے۔ اس واسطے سے ہے۔ قریشی کا نام ملتا تھا۔ یہ ہے۔  
خمس۔ اس میں سے نکلتی ہے۔ اس واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔  
اس واسطے سے ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دم توڑ دی۔ اس میں بھی یہ امتیازات ختم نہیں ہوئے  
کے واسطے سے۔ قریشی رہتا ہے۔ قریشی رہتا ہے۔ قریشی رہتا ہے۔ قریشی رہتا ہے۔  
اس واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔

ہے کہ قریشی میرے کوئی گناہ ہے۔ کوئی گناہ ہے۔ کوئی گناہ ہے۔ کوئی گناہ ہے۔  
ہے۔ لیکن میں سب چاروں میں۔ چنانچہ سب چاروں میں۔ چنانچہ سب چاروں میں۔  
کے لیے چاند کا گناہ پناہ کر رہا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کے وقت مکہ میں تھے تو وہاں بھی آپ قریشی کی روایت  
کے عرصہ خوف کا زمانہ تھا۔ یہ خوف لے چکا کرتے تھے۔ جیسا کہ قریشی ایک متعلقہ ایک روایت  
میں بیان کرتے ہیں۔ اس واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔  
خائف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ کر رہا ہے۔ اس واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔  
ان میں ایک گناہ تھا۔ اس واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔  
یہ واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔  
یہ وقت ہو گئے تھے۔ لیکن ان کے بیٹے تھے جو رسول ہوئے اور صحتی رسول تھے۔ خائف سے  
جب حضورؐ نبی ہو کر واپس آئے تو اسے میں اس کا باغ تھا اس نے حضورؐ کو پناہ دی اور لوگوں کو پناہ  
کر میں بھی اب یہ میری بات میں ہیں ان کے ذریعہ کوئی قاتل ہے۔ یہ واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔  
مستقل آیا تو حضورؐ نے ایک جملہ فرمایا کہ "مہمان" کا نام ملتا تھا۔ یہ ہے۔  
اس کی مثال کو نقل کر لیتے۔ یعنی ان سے ملتا ہے۔ یہ ہے۔ یہ ہے۔ یہ ہے۔  
رقم ۲۹۰۶

میر ان مطہر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ بھی کے موقع پر ہے۔ یہ واسطے سے ہے۔ اس واسطے سے ہے۔  
جائے کے لیے کہ تو یہ دیکھ کر حیران رہی کہ کو عرفات میں موجود ہے۔ اس واسطے سے ہے۔  
نفس میں سے ہیں یہ عرفات میں کیا کر رہے ہیں؟ (بخاری، رقم ۱۵۳۳) یہ تو قریشی اور باقی ہیں۔  
قریشی تو ممتاز لوگ ہوتے ہیں اور قریشی کا نام ملتا تھا۔ یہ ہے۔ اس واسطے سے ہے۔  
۱۷۱۵) میں قریشی ہے کہ یہ کہ کو عرفات ملے کے بعد اللہ ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی توڑ دی۔ قرآن کریم میں بھی یہ خبر آئے کہ کہ  
خصوصاً اس حجت خاصہ اللہ واسطے سے ہے۔ (بخاری، رقم ۱۵۳۳) قرآن کریم میں بھی یہ خوف کر











جزیرہ میں چھوڑ کر چار ماہوں تک ان کو وہاں کوٹھڑیوں سے قید رکھو گے، مگر انہیں ہو گے۔ مگر اسی وقت ہو گے جب ان کو چھوڑ دے۔ قرآن کریم اور مستند رسول۔

ایک اور روایت میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ایک اور انداز سے بیان فرمائی: حضرت علی کریم اللہ وجہ سے روایت ہے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا بنی علی الناس الزمان، ایک دنیا بانی آئے گا، انطاکیہ المعیشۃ فیہ الا بالمعصیۃ، گناہ کے بغیر زندگی بسر کرنا کسی کی طاقت میں نہیں ہوگا۔ ہر طرف گناہ کا دور دورہ ہوگا۔ زندگی گزارنے کا جو طریقہ بھی اختیار کرے گا اس کا کھیرا ڈال دے گا۔ ہو گا۔ ہو گا۔ فسادا کسان کذلک الزمان فعلیکم باللہ رب، یہ دنیا زمانہ آئے گا تو تم بھاگ جانا۔ عقلی ترجمہ یہی ہے۔ 'عسرب' بھاگنے کو کہتے ہیں۔ اگر کیا زمانہ آئے گا تو تم بھاگ جاؤ۔ بھاگ بھاگ کر کھر جائیں؟ خرابی اگر کسی شہر میں ہو تو شہر چھوڑ جائیں ملک میں ہو تو ملک چھوڑ جائیں۔ ایک برا مقام میں ہے تو برا مقام چھوڑ دیں۔ لیکن آپ تو زندہ فرما رہے ہیں۔ پھر اگر ایک علاقہ میں ایسی بات ہو تو علاقہ چھوڑ دیں، کیونکہ ہر جگہ تو اسی کام ہے کہ ایک عیسائی عکبرہ کی رو سے زندگی گزارنا ممکن نہ رہے تو چھوڑ کر دوسرے علاقے میں چلے جائیں۔ لیکن آپ تو فرما رہے ہیں: اذا کسان کذلک الزمان کہ جب یہ زمانہ آئے گا تو آپ نے اسی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ فعلیکم باللہ رب الی اللہ والی کتاب اللہ والی سنتہ نبیہ۔ (الدینی، انظر وں بما توافقنا ب، ص ۸۶۸) زندگی کی کتاب اور اللہ کے پیغمبر کی سنت کی طرف بھاگ کر جانا۔ یہ تہداری پناہ گاہ ہوگی۔ لیکن ان لوگوں کی زبان میں جب ایمان چنانہ مشکل ہو جائے گا جب مسلمان کے لیے اپنا عقائدی پناہ مشکل ہو جائے گا جب ہر طرف سے فتنے مسلمان کو گھیر لیں گے اور مسلمانوں کے لیے ان کا میں اور حفاظت ہوں گی تو انہی کی کتاب اور اللہ کے رسول کی سزا تہداری پناہ گاہ ہوگی۔ اس طرف بھاگ کر آؤ گے تو پناہ گاہ کے دروازے میں کھین پناہ میں ملے گی۔

تو یہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسا الناس واسمعوا فلی، لوگو میری بات سمجھو میری بات سنو۔ فسی قد بسلفت، میں نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا ہے۔

و فرکت فیکم، اور میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھام لی یا سن تھامو الہدا، کبھی گمراہی نہ ہو گمراہی نہ ہو گمراہی نہ ہو، کتاب اللہ و سنتہ نبیہ، اللہ کی کتاب اور اللہ کے پیغمبر کی سنت۔

حضرات محترم! جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ادوار کے سوانح پر جو ارشادات فرمائے ان کے ہر کلمہ میں تو یہ کہ جناب کے پیغمبر ہار پانچ جگہ اس میں سے آپ کے سامنے عرض کیے ہیں۔ یہ سب اس مسئلہ کی تعلیمات کے لیے تھیں کہ انہی کی تعلیمات کا عقلمر ہے۔

### انسانی حقوق کا پہلا عالمی منشور

آج دنیا میں انسان کی معاشرتی و مداریوں اور حقوق کے حوالے سے اقوام متحدہ کا جن کن ریشن پارلیمنٹ اہمیت رکھتا ہے۔ وہ اس کی طور پر ایک نئے سے مکمل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور بعض حوالوں سے وہ مکمل ہے، لیکن بہت سے حوالوں سے یہ اسلامی تعلیمات سے گمراہا بھی ہے۔ لیکن اگر ہم اس مسئلہ کو دیکھیں تو یہ دو سو سال میں ہوا ہے یعنی تیرہ سو سال بعد دنیا میں انسانوں پر آئی ہے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کی رہنمائی کے یہ اصول تیرہ دو سو سال پہلے ہمیں ہی وضاحت کے ساتھ عطا فرمائے تھے اور انسانیت کی راہی کے حوالے سے جسے کسی علاقہ کی یا اسل حوالے سے نہیں تھے۔ آج لوگ گویا نئے نئے اور نئے حکم کو نافرمان گئے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ نسل رنگہ نسل اور قومیت سے بالاتر ہو کر سب سے پہلے جس شخصیت نے دنیا کو خطاب کیا ہے اس کا نام محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، حضور نے جب سب سے پہلی رحمت دی تو یہ کہہ کر خطاب ہوئے: یا ایہا الناس فقولوا لا الہ الا اللہ فاعلموا (مسعودی رقم ۱۵۳۸) اے لوگو! کو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے کوئی نہیں، میں کتاب کا نام ہو جاؤ گے۔ آپ کے خطاب عرب اور کی تھے۔ یہ بالکل ابتدائی رحمت تھی اس میں دو چار لوگ ہی مسلمان ہوئے تھے۔ اس وقت بھی حضور نے ضرب کا اعلیٰ اختیار کیا نہ قرآن کا نفاذ کا بلکہ یہ کہ ایسا الناس اس لیے میں نے عرض کیا کہ ان کو ان میں سب سے پہلے گویا قرآن کی بات جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ آپ نے تو رنگہ نسل اور قومیت سے بالاتر ہو کر نسل انسانی کا خطاب کیا۔ اور

صرف مخاطب ہی نہیں کیا بلکہ اس کے اصول بتائے ہیں اس کے ضوابط بتائے ہیں اخلاقیات بتائی ہیں اور عملی طور پر ایک سو سوائی بنا کر دکھائی ہے۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قطبہ ہمارے کائنات اور حیات کا پہلا اور سب سے جامع منشور تھا آج بھی اسے لیے اور دیکھنے انسانیت کے لیے یہی منشور رہنا مستور ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہم اس کو قائل کرنے کے قابل ہو جائیں۔ بنی فسطات کہہ رہا ہوں۔ ایک یہ ہے کہ شارع کر کے دنیا تک پہنچا دے ایک یہ ہے کہ ہم عملی طور پر اس کا منہ قائل کر سکیں خواہ مخواہ کر سکیں۔ لوگ ہمیں دیکھ کر کہیں کہ یہ لوگ اس منشور پر عمل کرنے والے لوگ ہیں تو پھر آج بھی یہ منشور دنیا کے لیے ہدایت اور ان کا پیغام ہے۔ لیکن یہ متوقف اس پر ہے کہ کس دن ہم اسے قائل عمل اور کردار کے حوالے سے اپنا کوہ دست دینے کی پوزیشن میں آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں کو معاف فرمائے۔  
ہوئے ہمیں قرآن کریم اور مستند رسول پر بھیجے ہوئے کی توفیق عطا فرمائیں۔  
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

AF-819

AF-819

طوبی ریسرچ لائبریری  
اسلامی اردو، انگلش کتب،  
تاریخی، سفرنامے، لغات،  
اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)